مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

# قادیانیت کے خلاف تاریخی فیصلے اور قراردادیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لِلّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ

حال ہی میں افریقہ کے ایک ملک گیمبیا میں حکومتی سطح پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے دوستوں کی رائے تھی کہ اب تک جن جن عدالتوں، تنظیموں اور ممالک نے ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ان کا خلاصہ اور ایک فہرست یکجا آجائے تو قارئین اور اس موضوع پر تحقیقی کام کرنے والوں کو بہت فائدہ ہوگا۔اس فائدے کے پیشِ نظر یہ فہرست ہدیہ قارئین ہے:

**(۱) سب سے پہلا فتویٰ تکفیر:** ۱۳۰۱ھ بمطابق ۱۸۸۴ء میں لدھیانہ کے علماء: مولانا محمد، مولانا عبداللہ وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے سب سے پہلے قادیانیت کے کفر پر فتویٰ صادر فرمایا۔ (فتاویٰ قادریہ، ص:۲۶،۴۷)

**(۲) دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:** ۱۲ صفر المظفر ۱۳۳۱ھ کو دارالعلوم دیوبند سے مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ (مدرس دارالعلوم دیوبند) کا ترتیب دیا ہوا فتویٰ جاری ہوا، جس پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن، علامہ سید انور شاہ کشمیری مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا اعزاز علی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور ہندوستان بھر کے علماء کرام ومفتیانِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے دستخط ثبت فرما کر قادنیت کے کفر پر مہر لگادی۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲،ص:۳۶۰)

**(۳) دارالعلوم دیوبند کا دوسرا فتویٰ:** ۱۳۳۲ھ میں مفتی عزیز الرحمٰن کا مرتب کردہ فتویٰ جاری ہوا، جس میں اہل سنت علماء کے علاوہ اہل تشیع علماء نے بھی قادیانیت کی تکفیر کو درست قرار دیا۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲،ص:۳۶۰)

**(۴) سپریم کورٹ آف ماریشس کا فیصلہ:** قادیانیوں نے روز ہل (ماریشس) میں مسلمانوں کی مسجد پر قبضہ جمالیا، جس کے خلاف ۲۶رفروری ۱۹۱۹ء کو یہ مقدمہ دائر ہوا، جو پورے دوسال چلا۔ بالآخر ۱۹/نومبر ۱۹۲۰ء کو عدالت عظمیٰ کے غیر مسلم چیف جج سرائے ہر چیز وڈ رنے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ اور غیر مسلم قرار دیا۔

(قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف، ص:۱۰۹)

**(۵) فیصلہ مقدمہ بہاول پور:** ۲۴ر جولائی ۱۹۲۶ء سے شروع ہونے والے مقدمہ کا فیصلہ ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ہوا۔ جناب محمد اکبر خان ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے قادیانیوں کے کافر ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

(فیصلہ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور، ص:۱۶تا۲۸ مکتبہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ)

**(۶) فیصلہ مقدمہ راولپنڈی:** ۳ جون ۱۹۵۵ء کو ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے سیشن جج شیخ محمد اکبر نے قادیانیوں کے کافر ہونے اور اس پر امت مسلمہ کے اجماع کا واشگاف الفاظ میں اظہار کیا۔

(قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ موقف، ص:۱۰۷)

**(۷) فیصلہ مقدمہ جیمس آباد:** ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو جج محمد رفیق گوریجہ نے مسلمان خاتون کا قادیانی مرد سے نکاح فسخ کرتے ہوئے قادیانیوں کا غیر مسلم ہونا بیان کیا۔

(بصائر وعبر، ج:۱، ص:۴۰۶ تا ۴۲۱، قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف، ص:۱۰۹)

**(۸) علمائے حرمین شریفین وشام:** ۱۳۹۳ھ میں علماء حرم الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید، الشیخ حسن محمد المشاط، الشیخ محمد علی الصابونی اور علماء شام الشیخ، محمد عوانة، الشیخ محمد ابوالفتح البیانونی اور دیگر کئی علماء نے قادیانیت کے غیر مسلم ہونے پر مہر دستخط ثبت کی۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج:۲، ص:۴۴۸)

**(۹) رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد:** ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر سے ۱۴۴ مسلم تنظیموں کے نمائندے شریک ہوئے۔ پاکستان سے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان سے مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں قادیانیت کے خلاف متفقہ قرارداد منظور کی گئی۔ (ماہنامہ بینات، حضرت بنوری نمبر، ص:۳۳۹)

**(۱۰) پاکستان قومی اسمبلی:** پاکستان قومی اسمبلی نے مکمل بائیس دن بحث ومباحثہ کیا اور قادیانی لاہوری دونوں گروپوں کے سربراہوں کے بیانات سننے کے بعد بالاتفاق ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا، جس کی تمام کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پانچ جلدوں میں چھاپ دی ہے اور وہ دستیاب ہے۔

**(۱۱) لاہور ہائی کورٹ کا ایک اور فیصلہ:** ۱۹۸۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے داخلہ فارم میں قادیانی طلبا نے خود کو ''احمدی مسلمان'' لکھا۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے ان کو ''قادیانی'' لکھنے کو کہا جس سے وہ انکاری ہوگئے۔ بعدازاں انھوں نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب جسٹس گل محمد خان نے سماعت کے بعد فیصلہ سناتے ہوئے طلبا کو اس بات کا پابند کر دیا کہ وہ خود مسلمان نہیں کہہ سکتے۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص:۴۳۷ تا ۴۴۰)

**(۱۲) لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ:** فیصل آباد کے ایک گاؤں کی نمبرداری کے مسلم وقادیانی گروہ آمنے سامنے تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر نے مسلم امیدوار کے حق میں فیصلہ صادر کیا، جس کو قادیانیوں نے سرگودھا کمشنر کے ہاں چیلنج کر دیا، اس نے

اپیل خارج کردی۔ اس کے بعد قادیانی ریونیو بورڈ گئے اور وہاں سے بھی بے نیل ومرام لوٹنے کے بعد لاہور ہائی کورٹ جا پہنچے۔ عدالت کے جج جسٹس میاں محبوب احمد نے سماعت کی اور ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص: ۴۴۳ تا ۴۴۹)

**(۱۳) امتناع قادیانیت آرڈی نینس:** ۲۶، اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے یہ آرڈی نینس جاری کیا، جس کی رو سے قادیانی شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص ۴۳)

**(۱۴) وفاقی شرعی عدالت:** ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے خلاف قادیانیوں نے وفاقی شرعی عدالت میں درخوست دائر کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہ مقدمہ لڑا۔ ۱۵، جولائی ۱۹۸۴ء سے ۱۲، اگست ۱۹۸۴ء تک تقریباً اکیس دن سماعت جاری رہی۔ بالآخر قادیانیوں کی اپیل خارج ہوئی اور ۲۶، اکتوبر ۱۹۸۴ء کو جسٹس فخر عالم نے تفصیلی فیصلہ سناتے ہوئے اس آرڈی نینس کو قرآن وحدیث کے عین مطابق قرار دیا۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص: ۶۱۱ تا ۶۲۹)

**(۱۵) مجمع الفقہ الاسلامی:** مجمع الفقہ الاسلامی کا اجلاس ۱۰ تا ۱۶، ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء کو جدہ میں منعقد ہوا۔ اس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے قادیانیوں کے خلاف قراداد پیش کی جو بالاتفاق منظور ہوئی۔ (فتاویٰ ختم نبوت، ج: ۳، ص: ۵ تا ۱۹)

**(۱۶) لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ:** قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۱۸، مارچ ۱۹۸۷ء کو کلمہ طیبہ اپنی عبادت گاہوں اور اپنے سینوں پر آویزاں کیے جس کے خلاف مسلمانوں نے عدالت سے رجوع کیا، ملزم گرفتار ہوئے۔ سیشن جج نے ضمانت خارج کی ملزم ہائی کورٹ پہنچ گئے۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس محمد رفیق تارڑ (جو بعد میں صدر پاکستان بھی بنے) نے اپیل خارج کر کے ملزمان کو توہین رسالت کا مرتکب ٹھہرایا۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے،: ۲۹۵ تا ۳۰۲)

**(۱۷) کوئٹہ ہائی کورٹ کا فیصلہ:** کوئٹہ میں بھی قادیانیوں نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کے بیج لگائے۔ ۲۲، دسمبر ۱۹۸۷ء کو کوئٹہ ہائی کورٹ کے جج جسٹس امیر الملک مینگل نے ملزمان کو سزا کا مستحق قرار دیا۔ (قادیانیت کے خلاف اعلی عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص: ۳۰۷ تا ۳۴۴)

**(۱۸) جنوبی افریقا کی عدالت کا فیصلہ:** ۱۹۸۷ء میں جنوبی افریقا کی عدالت میں قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد

میں نماز پڑھنے اوران کے قبرستانوں میں اپنے مردے دفنانے کی اجازت حاصل کرنے کے لیے دعویٰ دائر کردیا۔ پاکستان سے شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحیم اشعر رحمتہ اللہ علیہ، علامہ خالد محمود، مولانا مفتی تقی عثمانی ودیگر علماء ووکلاء کی جماعت وہاں کی عدالت میں پیش ہوئی اور قادیانیوں کے کفر پر دلائل کے انبار لگادیئے۔ جس کی روشنی میں غیر مسلم ججوں نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔

(ماہنامہ بینات حضرت لدھیانوی شہید نمبر،ص:۷۶۹)

**(۱۹) سپریم کورٹ شریعت اپیل بینچ کا فیصلہ:** وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف قادیانی سپریم کورٹ چلے گئے اور اس فیصلہ کو وہاں چیلنج کردیا۔ چنانچہ سپریم کورٹ کے ۵ رکنی بینچ نے مقدمہ کی سماعت کی، جس سے جسٹس (ر) مفتی تقی عثمانی اور جسٹس پیر محمد اکرم شاہ الازہری بھی شامل تھے۔ مقدمہ کی سماعت درخواست دائر کرنے کے تقریباً ڈھائی سال بعد ۱۰، جنوری ۱۹۸۸ء کو شروع ہوئی تو قادیانیوں نے از خود اپنی ہی دائر کردہ اپیل واپس لینے کی درخواست کردی چنانچہ جسٹس محمد افضل ظُلّہ نے تمام اپلیں خارج کرتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے،ص:۲۷۳تا۲۸۹)

**(۲۰) وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ:** ۱۹۸۳ء میں مشتاق راج ایک گستاخی رسول نے کتاب لکھی۔ ۳۰، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو وفاقی شرعی عدالت نے ملک پاکستان میں توہین رسالت کے مرتکب کی سزا سزائے موت مقرر کردی۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے،ص:۵۴۳تا۵۹۷)

**(۲۱) لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ:** مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۳، مارچ ۱۸۸۹ء کو بھارت میں قادیانیت کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس کے سو سال پورے ہونے پر پاکستان کے مرزائیوں نے ۲۳، مارچ ۱۹۸۹ء چناب نگر (ربوہ) میں صد سالہ جشن منانے کا اعلان کردیا۔ ۱۲، مارچ ۱۹۸۹ء سے احتجاجی تحریک شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں ۲۰ مارچ کو ڈی سی جھنگ نے اس جشن پر پابندی لگادی۔ قادیانیوں نے یہ پابندی لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کردی، اس وقت کے چیف جسٹس جناب خلیل الرحمٰن رمدے نے سماعت کی۔ ۲۲، مئی ۱۹۹۱ء کو سماعت مکمل ہوئی اور ۱۷، ستمبر ۱۹۹۱ء کو ایک بار پھر قادیانیت ہار گئی اور اسلام جیت گیا۔ (قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے،ص:۲۷۴تا۳۰۲)

**(۲۲) لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ:** ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک مرزائی نے قادیانیت کی تبلیغ کی اور اسلامی اصطلاحات کا بھی استعمال کیا، جس کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ لاہور ہائی کورٹ میں ۱۵، جولائی ۱۹۹۲ء کو سماعت شروع ہوئی جو ۲، اگست ۱۹۹۲ء کو قادیانیت کی شکست پر منتج ہوئی۔ جناب

جسٹس میاں نذیر اختر نے تفصیلی فیصلہ صادر کیا۔ (قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے ص: ۴۰۹ تا ۴۳۳)

**(۲۳) سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ:** ۷، ستمبر ۱۹۷۴ء اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء کے بعد سے قادیانی مسلسل آئین شکنی پر تلے رہے۔ سول عدالتوں اور ہائی کورٹس سے بے آبرو ہو کر نکلنے کے بعد قادیانیوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان سے رجوع کیا۔ ۱۹۸۸ء سے ۱۹۹۲ء تک ان کی طرف سے آٹھ اپیلیں عدالت عظمیٰ میں داخل کی گئیں۔ جسٹس شفیع الرحمٰن کی قیادت میں پانچ ججوں پر مشتمل بینچ قائم ہوا۔ ۳۰، جنوری ۱۹۹۳ء سے ۳، فروری ۱۹۹۳ء تک سماعت ہوئی۔ بالآخر ۳، جولائی ۱۹۹۳ء کو اس بینچ نے بھی ان تمام اپیلوں کو مسترد کر دیا۔

**(۲۴) گیمبیا کی سپریم کونسل کا فیصلہ:** اور اب جنوری ۲۰۱۵ء میں افریقہ کے ایک ملک گیمبیا کے صدر محترم نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ یہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں اور محبین کی محنت و کوشش اور فضل خداوندی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان چھوٹی سے چھوٹی عدالت سے لے کر کافروں کے ممالک کی عدالتوں تک اور مسلمانوں کے ایک عام فرد سے لے کر ملک کی قومی اسمبلی تک سب نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ الحمد للہ علی ذالک

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرتے دم تک اس کے سات وابستہ فرمائے اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں ہمیں محشور فرمائے۔

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

(مطبوعہ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی، شمارہ ۱۵، جلد ۳۴، ۱۶ تا ۲۲/ اپریل ۲۰۱۵ء)

☆......☆......☆......☆

## قارئین متوجہ ہوں!

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدتِ خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کر دی گئی ہے۔ جن قارئین کا زرتعاون اپریل 2015 میں ختم ہو چکا ہے انھیں مئی 2015 کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم سالانہ زرِتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرا لیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر 0300-6326621 پر -/270 روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جا سکتی ہے۔ (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095